

## 50801 - کم یا زیادہ ہونے والی جمع شدہ رقم کی زکاة کیسے ادا کی جائے گی ؟

### سوال

بنك ميں ركھى جانے والى رقم ايڪ جيسى هى نهين رهتى، يعنى سال كے دوران اس ميں كمى يا زيادتى ممكن هے، تو اس كى زكاة كس طرح ادا كى جائے گى ؟ جبكه وه رقم صرف جمع كرنے كے ليے هى مخصوص نهين، اور سال كے دوران كبهى كم اور كبهى زياده هوتى رهتى هے، تو اس رقم كى تحديد كيسے هو گى جس پر سال مكمل هوا هے ؟

### پسنديدہ جواب

الحمد لله.

جب يه رقم نصاب كو پہنچ جائے اور اس پر سال مكمل هو جائے تو اس پر زكاة واجب هو جاتى هے، چاہے وه رقم جمع رهنے كے ليے هو يا نه.

اور زكاة كا نصاب پچاسى گرام ( 85 ) سونا، يا پانچ سو پچانوے گرام ( 595 ) چاندى كے برابر رقم هے.

اور اس ميں سے زكاة كى مقدار اڑھائى فيصد هو گى.

مزید تفصیل كے ليے آپ سوال نمبر ( 2795 ) كا جواب ديكيں.

اس ليے اگر دوران سال مال نصاب سے كم هو جائے تو سال منقطع هو جائے گا، اور اس ميں زكاة واجب نهين هو گى، اور جب مال نصاب كو پہنچے تو پھر نئے سرے سے سال شروع هو گا.

اور اگر مال دوران سال كچھ نه كچھ زياده هوتا رهے تو اس ميں تفصيل هے:

اول:

اگر تو ( نيا ) حاصل هونے والا مال پہلے مال كا نتيجه هے مثلاً جمع كردہ مال كا - اسلامى مصارف سے حاصل هونے والا - منافع تو اصل پر سال مكمل هونے كى صورت ميں سارے مال كى زكاة دى جائے گى، چاہے منافع پر سال مكمل نه بهى هوا هو بلكه اسے چند يوم هى هوئے هوں، اسى ليے فقهاء كا كهنا هے كه: منافع كا سال اصل مال كا سال هى شمار هو گا.

دوم:

اور اگر حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ نہیں، بلکہ وہ مستقل مال ہے، مثلاً وہ مال جو انسان اپنی تنخواہ سے جمع کرتا ہے، تو اصل یہ ہے کہ ہر مال کے ایک مستقل اور علیحدہ سال بنایا جائے، اور اس نئے مال کے حصول میں نصاب کی شرط نہیں ہو گی؛ کیونکہ پہلے مال میں نصاب موجود ہے۔

اور اس بنا پر آپ نے جو مال رمضان المبارک میں جمع کیا تھا اس کی آئندہ رمضان میں زکاة ادا کریں، اور جو شوال میں جمع کرایا اس کی آئندہ شوال میں زکاة ادا کریں، اور اسی طرح باقی بھی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے لیے ایسا کرنا اور جمع کردہ ہر مال کے لیے علیحدہ حساب رکھنا مشکل اور مشقت کا کام ہے، اسی طرح اس کے لیے ہر جمع کردہ مال کی اس کا سال پورا ہونے پر اس کی علیحدہ زکاة نکالنا بھی مشکل ہے، لہذا اس کے لیے آسان یہ ہے کہ وہ پہلے جمع کردہ مال کا سال مکمل ہونے پر ہی سارے سال میں جمع کردہ مال کی بھی زکاة ادا کر دے۔

تو اس طرح آپ نے اس مال کی بھی زکاة ادا کردی جس کا ابھی سال مکمل بھی نہیں ہوا اور ایسا کرنے میں حرج بھی کوئی نہیں، بلکہ یہ سال پورا ہونے سے قبل ہی جلد زکاة ادا کرنے میں شامل ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل سوال نمبر ( 26113 ) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اور وہاں ہم نے مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا اس کے متعلق فتویٰ بھی نقل کیا ہے فائدہ کے لیے ہم اسے دوبارہ یہاں بھی نقل کرتے ہیں:

" جس کی ملکیت میں نصاب کو پہنچنے والی نقد رقم ہو اور پھر مختلف اوقات میں اس کی ملکیت اور اور بھی رقم آتی رہی ہو، اور یہ رقم پہلی رقم کے نتیجہ میں نہ ہو اور اس پیدا شدہ نہ ہو، بلکہ اس کی حیثیت مستقل ہو مثلاً ایک ملازم اپنی ہر تنخواہ سے کچھ رقم ماہانہ بچا کر جمع کرے، یا پھر وراثت یا ہبہ یا جائداد اور مکانات کا کرایہ وغیرہ۔

اگر وہ اس کے حق کی تہہ تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاة ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاة ادا کرے۔

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاة اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زکاة کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ



اس کی زکاة شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاة پہلے ہی ادا ہو جائے گی " انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 9 / 280 ) .

والله اعلم .